Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۳/۷۸ | ہفتہ ۵ محرم الحرام ۱۴۱۴ھ، ۲۶ احسان ہش ۱۳۷۲ ، ۲۶ جون ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۴۳

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اُس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں، اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جائے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے؟ اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے؟ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اُس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے۔ اور زبانی دعوے کرتی ہے۔ وہ غنی ہے۔ وہ پروا نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۸)

۱۳۔ ممالک کے افراد کی ۸ زبانوں میں بیعت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران جرمنی میں ۱۳ ممالک کے ۱۷۔ احباب و خواتین کی ۸۔ زبانوں میں بیعت لی۔ یہ بیعت ڈش انٹینا کے ذریعے ۳۰۔ مئی ۱۹۹۳ء کو دنیا بھر کے ممالک میں دیکھی گئی۔

بیعت کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئے بیعت کنندگان کی رہنمائی کے لئے طریق بیعت کی وضاحت فرمائی۔ اور بتایا کہ جس شخص نے بیعت کرنی ہو وہ میرے ہاتھ میں ہاتھ دے گا۔ لیکن ایک سے زیادہ افراد کی صورت میں چونکہ ایسا ممکن نہیں ہو سکتا کہ ہر شخص ہاتھ میں ہاتھ دے سکے۔ اس لئے ایک شخص ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے اور باقی لوگ اس شخص کے جسم سے ہاتھ مس کرتے ہیں اور یوں جسمانی رابطے کی ایک لڑی قائم ہو جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب میرے ہاتھ میں ہاتھ دیں گے اور باقی لوگ ان کے توسط سے رابطہ قائم کریں گے۔

چونکہ یہ بیعت آٹھ زبانوں میں ہو رہی تھی اس لئے حضور نے فرمایا کہ اس کا طریق یہ ہوگا کہ پہلے میں انگریزی میں بیعت کے الفاظ دوہراؤں گا اور جو انگریزی میں بیعت کرنا چاہتے ہیں وہ میرے ساتھ بیعت کے الفاظ دوہرائیں گے۔ اس کے بعد ان الفاظ کا ترجمہ باقی تمام زبانوں میں بیک وقت ہوگا۔ اور ہر زبان میں بیعت کرنے والے ایک ہی وقت میں اپنی اپنی زبان میں وہ الفاظ دوہرائیں گے۔ اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اسی طرح سے بیعت ہوئی۔

بیعت کرنے والے کل افراد و خواتین کی تعداد ۱۷ تھی۔ ان کا تعلق ۱۳۔ ممالک سے تھا اور یہ بیعت ۸ زبانوں میں ہوئی۔ مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد کی تفصیل یہ ہے۔

جرمنی۔ ۴ ، پولینڈ۔ ۱ ، ترکی۔ ۱ ، انڈیا۔ ۱ ، بنگلہ دیش۔ ۵ ، ٹوگو۔ ۳۲ ، بوسنیا۔ ۳ ، مالی۔ ۲ ، مراکو۔ ۷ ، گنی۔ ۱ ، زائرے۔ ۱۱ ، آئیوری کوسٹ۔ ۲ ، لائبیریا۔ ۱

جن آٹھ زبانوں میں بیعت ہوئی وہ یہ ہیں۔ انگلش، جرمن، عربی، فرنچ، بوسنین، ترکی، بنگالی اور اردو۔

ضرورت خادم

بیت الذکر نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے

باقی ملک پر

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرنے سے زیادہ نعماء ملتی ہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

"خدا تعالیٰ بڑا غیور ہے۔ بہت سے انسان باغیرت ہوتے ہیں۔ انسان کی فطرت میں غیرت کے سمجھانے کے لئے یہ رکھا ہے کہ انسان جب کسی کے ساتھ کوئی احسان کرے یا کسی پر خوش ہو کر اس کو انعام دے اور آگے اس کی بے قدری ہو تو اس سے انعام لے لیتا ہے اور پھر اس کو انعام نہیں دیتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) تم اگر میری نعمتوں کی قدر کروگے تو میں تم پر انعام زیادہ کروں گا۔ یہاں تک تاکید فرمائی ہے کہ میں ضرور تمہاری نعمتوں کو زیادہ کروں گا یہ فطرت انسانیہ سمجھاتی ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس میں سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ کسی پر انعام کرے اور وہ آگے سے انعام کی بے قدری کرے تو پھر انسان اس پر کبھی انعام نہ کرے گا۔ اگر انسان کسی کو کپڑا دے اور وہ وہیں اس کے سامنے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے یا کھانے کی چیز دے اور وہ کتے کے آگے پھینک دے یا دودھ دیا اور اس نے پھینک دیا اور انعام کی بے قدری کی تو پھر اسے انعام دینے کو جی نہیں چاہتا اور انسان پھر دوبارہ اس پر انعام نہیں کرے گا۔ انسان تو اگر انسان کی بے قدری ہوتے دیکھے تو جس پر انعام کرے اس سے سب انعام چھین لیتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی بے قدری کرے تو اللہ تعالیٰ چونکہ رب العلمین ہے (۔) اللہ تعالیٰ جس نعمت کی ناقدری دیکھے وہی اس سے چھینتا ہے اور صرف اس کی سزا دیتا ہے جس کا خلاف ہو۔"

(از خطبہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۱۴ء)

> پاک دل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶- احسان ۱۳۷۲ ہش ۲۶- جون ۱۹۹۳ء

تقویٰ اور کوشش

عادات اور میلانات زندگی کی راہیں متعین کرنے والی بات ہے، اور ان کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ عادت کا تو سب جانتے ہیں کہ بنائی بھی جا سکتی ہے اور ہٹائی بھی جا سکتی ہے، بعض عادات بنانے کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اور بعض عادات انجانے میں بنتی چلی جاتی ہیں۔ اگرچہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ انجانے میں بنتی چلی جاتی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارے شعور یا لاشعور سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ شعور سے نہ ہو تو لاشعور سے ضرور ہوتا ہے۔

میلانات کے لئے بھی کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ اس کی ابتدا بھی انجانے طور پر ہو سکتی ہے لیکن عام طور پر۔ بلکہ اکثر۔ اس کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ کسی کام کو جی تو نہیں چاہتا۔ لیکن اسے مائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور مائل کرتے کرتے ایسی کیفیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ وہی بات دل کی لگن بن جاتی ہے۔ دل اس کا شیدائی ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہوتا کوشش سے ہے۔

تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ اللہ کی محبت اور اس کے ڈر کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر کام کیا جائے۔ خدا کی خوشنودی حاصل ہو اور اس کی ناراضگی سے بچا جائے۔ یہ بات بھی ایسی ہے کہ کبھی تو رجحان ہی یہ ہوتا ہے اور کبھی اس کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ دل کچھ چاہتا ہے تقویٰ کچھ کہتا ہے۔ دل کو کوشش کر کے مائل کیا جاتا ہے۔ اور پھر وہ تقویٰ کی راہ پر چلنے لگتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے بار بار بتایا ہے کہ خدا کا حصول تقویٰ کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور حضور فرماتے ہیں:

"سو اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔"

گویا تقویٰ کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ جس طرح عادات اور میلان کے لئے کوشش کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عمل کو صحیح راستے پر لگانے کے لئے بھی کوشش کی ضرورت ہے۔ اگر احساس پیدا ہو جائے تو یقیناً انسان کے لئے کوشش کرنا آسان بھی ہو جاتا ہے اور اس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ نکلتا ہے۔

ضد سیاست میں سمّ قاتل ہے
ضد سے ہوتے نہیں مسائل حل
زندگی کا بھی ہے اصول یہی
یہ نہ بدلے گا آج اور نہ کل

ـــــ ابوالاقبال

اندھیر ہے انگاروں کو اخگر کہہ دیں
ہے ظلم کہ گوہر کو بھی پتھر کہہ دیں
جو بات ہو سچّی وہی کہنا ہے بجا
ہو پھول تو کانٹا اسے کیونکر کہہ دیں

سچ ہوتا ہے جن لوگوں کی گفتاروں میں
عزّت نہیں ملتی انہیں درباروں میں
اللہ کی سرکار میں وہ ہیں مقبول
مردُود سہی دنیا کی سرکاروں میں

ہر شے سے عیاں ہے تری یارب قدرت
توحید پہ شاہد تری ساری خلقت
دو چیزیں بھی ہم شکل نہیں آپس میں
مخلوق سے ثابت ہوئی تیری وحدت

جوہر سا نہ تھا کوئی بھی ناشادِ وطن
لب پر تھی دمِ مرگ فریادِ وطن
آنکھیں دمِ نزع سوئے مشرق تھیں
شاہد تھیں کہ اس وقت بھی ہے یادِ وطن

جو کام بگاڑیں خود کہیں بنتا ہے
عصیاں کا مزہ داغِ جبیں بنتا ہے
جو ہاتھ گناہ سے ہو آلُود
وہ ہاتھ ہی مارِ آستیں بنتا ہے۔

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

شوپران میں لکھا ہے :۔

" برہما بولے دنوں میں محیط شنکر سے تحریک پاکر میں نے اپنے آپ کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ لے تنی میں دو روپوں والا ہوگیا۔ پس آدھے سے عورت اور آدھے سے مرد ہوگیا۔ اس مرد سے عورت میں تمام صفتوں سے متصف جوڑے کو پیدا کیا۔ اس میں پرش تو پُرُو پکاری (بھی خواہ خلائق) سو یمبھو منو پیدا ہوا اور وہ عورت تپسیا اور ریاضت کرنے والی شت روپا نام کی پیدا ہوئی پھر وہ سندری منو سے بیاہی گئی۔ اور منو اور شت روپا کے اختلاط سے انسانی نسل چلی "

(شوپران رودر سنہتا ئے ۲ سرتی کھنڈ ا ادھیائے ۱۶)

ان بیانات کی تفصیل کو نظر انداز کر دیا جائے تو ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو مذہب کے نزدیک شروع میں ایک جوڑا پیدا کیا گیا تھا۔ جو بعض کے نزدیک ایشور کے دو ٹکڑے ہو کر بنا اور بعض کے نزدیک برہما کے دو ٹکڑے ہونے سے بنا۔ اور پھر آگے اس سے انسانی نسل چلی۔

میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ حوالے استعاروں سے پُر ہیں۔ اور ان میں انسانی پیدائش کے متعلق بعض امور کو استعارہ کی زبان میں بیان کیا گیا ہے اور ممکن ہے بعض بعد کے مصنفین نے ابتدائی الہام کو صحیح نہ سمجھ کر اس میں بعض باتیں اپنی عقل سے بھی داخل کر دی ہوں۔ مگر اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ویدوں اور اپنشدوں کے بیانات میں ایک مطابقت ضرور پائی جاتی ہے۔ میں ان کے بیانات پر معترضانہ نظر نہیں ڈالنا چاہتا۔ کیونکہ تفسیر قرآنی اس کا مقام نہیں۔ میں اس جگہ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مختلف معتبر ہندو کتب میں یہ امر متفق طور پر پایا جاتا ہے کہ بشر کی نسل ایک جوڑے سے چلی جسے خدا تعالیٰ کے وجود سے یا دیوتاؤں کے وجود سے ہستی میں لایا گیا۔

قدیم مذاہب میں بھی جو تاریخی زمانہ سے پہلے کے ہیں جیسے بابلی مذہب ہے ایسی روایات پائی جاتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان دیوتاؤں سے پیدا ہوا ہے۔ مثلاً بابلی مذہب کی تحقیق سے یہ امر معلوم ہوا ہے کہ بابل کے باشندوں میں یہ خیال پایا جاتا تھا کہ انسان دیوتاؤں سے بنا ہے۔ بابل کے قدیم آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بابلیوں کے نزدیک ابتداء میں صرف دو خدا تھے۔ ایک اَپسُو، دوسرا تھیامتہ۔ اَپسُو میٹھے پانیوں کا دیوتا تھا اور تھیامتہ شوریلے پانیوں کی دیوی تھی۔ ان شوریلے پانیوں کے ملنے سے آسمان و زمین کے دیوتا پیدا ہوئے جنہوں نے اپسو اور تھیامتہ سے بغاوت کی اور ایک منظم دنیا کے پیدا کرنے کا ارادہ کیا۔ اس جنگ میں ای آ اور آسمانوں کا خدا آنو شکست کھا کر بھاگ گئے مگر ای آ کا لڑکا مردوک تھیامتہ کے خاوند کنگو سے لڑتے گیا۔ جو تھیامتہ کے لشکروں کا سردار تھا۔ اور اس کے بعد خود تھیامتہ سے لڑا۔ آخر اس نے سب ظلمت کے دیوتاؤں کو شکست دی۔ اور ان کو ستاروں سے باندھ دیا۔ تھیامتہ کے جسم کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھے سے آسمان بنائے اور دوسرے نصف سے اَپسُو کو قید رکھنے کی جگہ تیار کی اور کنگو جو تھیامتہ کا خاوند تھا اس کے خون سے ای آ نے انسان بنایا۔

زمانہ حال کے فلاسفر سائنس دانوں میں سے ڈاروِن نے یہ نکتہ پیش کیا ہے کہ ایک لمبے عرصے کے تغیر کے بعد زندگی کے ذرّہ نے ترقی شروع کی اور مختلف حیوانوں کی شکلوں میں ترقی کرتے ہوئے ایک جانور سے جو موجودہ بندر کے مشابہ تھا انسان بنا۔ اس فلسفہ کے ماتحت انسانی پیدائش ذرۂ حیات کی ترقی کی آخری کڑی ہے۔ اور فوری طور پر کوئی انسان پیدا نہیں ہوا۔

موجودہ فلاسفروں میں سے بعض جرمن اور فرانسیسی فلاسفروں کا خیال ہے کہ خدا تعالیٰ کا وجود ہی ترقی پاتے ہوئے انسان بنا ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ ازلی قانون مختلف تغیرات کے بعد انسان کی شکل کو پا گیا ہے اور انسان اس کے ارتقاء کی آخری معلوم کڑی ہے گویا ان لوگوں نے ہندو اور بابلی عقائد کو سائنس کے قالب میں ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

قرآن کریم نے ان سب سے مختلف اور نیا راستہ دنیا کی پیدائش کے راز کو کھولنے کا اختیار کیا ہے۔

قرآنی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ارتقاء کا قانون ضرور رائج ہے۔ روحانی دنیا میں بھی اور مادی دنیا میں بھی۔ مادی دنیا میں بھی ایک لمبے ارتقاء کے بعد کمال کو پہنچی ہے اور روحانی دنیا بھی ایک لمبے ارتقاء کے بعد کمال کو پہنچی ہے مگر قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق یہ اصل ماننے کے قابل نہیں کہ انسان مختلف حیوانوں کی ارتقائی حالت کی آخری کڑی ہے۔ قرآن کریم کے نزدیک انسانی ارتقاء اپنی ذات میں مستقل اور جداگانہ ہے اور حیوانی ترقی کا اتفاقی مظاہرہ نہیں ہے۔ اس بارہ میں قرآن کریم کی تعلیم سورۃ نوح سے ظاہر ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ حضرت نوحؑ کا یہ قول نقل فرماتا ہے :۔

اے لوگو تم کو کیا ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نہیں رکھتے کہ اس کے سب کام حکمتوں کے مطابق ہوتے ہیں حالانکہ اس نے تم کو متعدد دوروں میں سے گزار کر پیدا کیا ہے۔ کیا تم نے اس پر غور نہیں کیا کہ کس طرح اس نے سات آسمان اس طرح بنائے ہیں کہ ان کے اندر کامل مطابقت پائی جاتی ہے اور ان آسمانوں میں چاند بھی پیدا کیا ہے جو نور والا ہے۔ اور سورج کو بنایا ہے جو روشنی بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم کو زمین سے اس طرح اگایا ہے۔ جو اگانے کا حق ہے۔ پھر وہ تم کو اسی زمین میں واپس لے جاتا ہے اور ایک دن تم اسی میں سے اچھی طرح سے نکالے گا۔

ان آیات سے یہ امور ظاہر ہیں :۔

(۱) انسانی پیدائش کئی دوروں میں ہوئی ہے کیونکہ فرماتا ہے کہ اطوار میں بنایا۔ طور کے معنی عربی زبان میں اندازہ اور ہیئت اور حال کے ہوتے ہیں۔ (اقرب)۔

پس اطوار کے معنے ہوئے کئی حدوں میں سے گزار کر کئی ہیئتوں اور احوال میں بدلتے ہوئے پیدا کیا ہے۔ اندازہ اور حد کے لحاظ سے اس کے یہ معنی ہیں کہ ہر اندازہ اور حد میں تم دوسرے اندازہ اور حد سے ممتاز اور جداگانہ حیثیت رکھتے تھے۔ اور ایک حد میں جب تھے تو دوسری حد کی طاقتوں سے محروم تھے۔ اور ہیئت اور حالت کے لحاظ سے اس کے یہ معنی ہوں گے کہ مختلف دوروں میں تمہاری شکل مختلف تھی اور مختلف حالتوں کے ماتحت تم ترقی کر رہے تھے۔

(۲) دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک دور انسانی پیدائش پر وہ آیا ہے جو آسمان و زمین کی پیدائش سے بھی پہلے تھا۔ کیونکہ اس آیت میں انسانی پیدائش کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصہ آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے بیان کیا ہے اور ایک حصہ آسمان و زمین کی پیدائش کے بعد بیان کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک حصہ انسانی پیدائش کا اس وقت سے شروع ہے جبکہ ابھی آسمان و زمین بھی اپنی موجودہ شکل میں ظاہر نہ ہوئے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جبکہ آسمان و زمین کا مادہ ابھی دخانی حالت میں تھا اور سمٹ کر جرم کی شکل میں نہ بنا تھا۔ اس وقت بھی وہ ذرّہ حیات کسی نہ کسی شکل میں موجود تھا۔ جو بعد میں انسان بنا۔

(۳) تیسری بات ان آیات سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب وہ دخانی مادہ جس سے کائنات بنی سمٹ کر جرم کی شکل میں آ گیا۔ اور آسمان و زمین کے اجرام تیار ہو گئے تو انسان پر ایک نیا دور آیا اور وہ زمین سے باہر نمودار ہوا۔ اور جس طرح نباتات کی حالت ہوتی ہے کہ چل پھر نہیں سکتے۔ اور غذا نمدار جگہ سے لیتے ہیں اور وہ بھی کمزور تھا اور ابھی حرکت کرنے کے قابل نہ ہوا تھا پھر آہستہ آہستہ اس نے ایک حرکت والے مستقل وجود کی شکل اختیار کرنی شروع کی۔

(۴) چوتھی بات جو اس دعویٰ کے ثبوت میں پیش کی گئی ہے۔ یہ ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے۔ تو اس کا جسم پھر مٹی میں مل جاتا ہے۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ اس کی ابتداء مٹی کے اجزاء سے ہی کی گئی تھی۔ ورنہ وہ مر کر مٹی نہ بن سکتا۔ پس اس کا مٹی میں مل جانا اور اس کے اجزاء کا مٹی کے اجزاء میں شامل ہو جانا۔ اس کی اصلیت پر ایک دلیل ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس مٹی میں مل جانے سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ انسان کے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارات میں سے

جناب منو بھائی روزنامہ پاکستان مورخہ ۷، جون ۱۹۹۳ء میں اپنے کالم گریبان میں لکھتے ہیں

"اردو زبان میں صحافت" کے عنوان سے انیس ابواب میں تقسیم اور چھ سو پانچ صفحات پر پھیلے ہوئے "ایک تفصیلی تاریخی خاکہ" میں ایک ہونہار اور محنتی جوان راشد جاوید نے جدید اردو صحافت میں کالم نگاری کے موضوع پر بحث کرتے ہوئے جہاں "گریبان" کو اس کے استحقاق سے کچھ زیادہ ہی اہمیت دیدی ہے وہاں یہ بھی تحریر کیا ہے کہ ۱۹۸۹ء اور اس کے بعد کی صحافت میں مزاحیہ کالموں کا وجود قریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے گریبان موجود ہے لیکن اب وہ سیاسی کالم بن چکا ہے۔ دبا دبا مزاح اگرچہ موجود ہے .... مستقل مزاحیہ کالم اب کہیں نہیں رہا۔

راشد جاوید کا تجزیہ بالکل درست ہے مگر انہوں نے اس کی وجہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی کہ صحافت میں مزاحیہ کالموں ... مستقل مزاحیہ کالموں کا وجود کیوں اور کیسے ختم ہو گیا ہے اور کالموں میں محض دبا دبا مزاح کیوں رہ گیا ہے؟

اکبر الہ آبادی کو جب بے پردہ بیبیاں نظر آئی تھیں تو انہوں نے غیرت قومی سے زمین میں گڑ کر ان سے پوچھ لیا تھا کہ بیبیو! تمہارے پردے کو کیا ہوا؟ اور بے پردہ بیبیاں نے انہیں بتایا تھا کہ "عقل پہ مردوں کی پڑ گیا" ایک اور موقع پر شاعر نے کہا تھا کہ

پردہ آخر کس سے ہو جب مرد ہی زن ہو گئے

کچھ ایسا ہی حادثہ اردو صحافت کے ساتھ بھی ہوا ہے اور مزاحیہ کالم صحافت سے نکل کر سیاست میں چلے گئے ہیں اور مزاح بھی ادب و صحافت سے سیاست میں منتقل ہو گیا۔ خاص طور پر ان سیاستدانوں نے جو سیاست کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور عوام کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مزاحیہ کالم لکھنے والوں کے روزگار میں ٹانگ مار دی ہے۔ پڑھنے والے پیر پگاڑو کے بیانات سے مزاحیہ کالموں کا لطف اٹھا لیتے ہیں اور اگر مزاح کے علاوہ دہی وہانوی اور دت بھارتی جیسی تحریروں کی لذت حاصل کرتی ہو تو انہیں پسر پوٹھوہار شیخ رشید کے بیانات مل جاتے ہیں اور ہر بوالہوس حسن پرستی شعار کر لے تو شیوہ اہل ہنر کی آبرو کہاں رہے گی۔ شیوہ اہل ہنر اپنی آبرو بچانے کے لئے غائب ہو جائے گا۔

عزیزی راشد جاوید نے کبھی غور کیا ہے کہ بہروپئے کہاں چلے گئے؟ بہروپ بھرنے والوں کی کھیپ کی کھیپ کہاں غائب ہو گئی۔ بہروپیوں کا پیشہ کیسے اور کیونکر ختم ہو گیا؟ میں بتاتا ہوں۔

ہوا یوں کہ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں جب ایک بہروپیا سیٹھ کا بہروپ بھر کر کسی سیٹھ کے پاس پہنچا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سیٹھ صاحب اس سے بھی بڑے بہروپئے ہیں۔ تجارت اور بزنس کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہیں اور ان کے پلے ایک ٹیڈی پیسہ بھی نہیں ہے۔ ان کا بزنس اور انکی تجارت دونوں چکر بازیوں اور جعل سازیوں کی مرہون منت ہے بنکوں کے قرضوں پر کام چل رہا ہے۔ حاکموں سے صاحب سلامت اور افسروں سے "مک مکا" کے اصولوں پر کام ہو رہا ہے۔ تب اس بہروپئے نے سوچا کہ وہ بھی نقلی بہروپ چھوڑ کر اصلی بہروپ اختیار کرے اور سیٹھ کا لبادہ اوڑھنے کی بجائے سیٹھ کے لبادے میں گھس کر سیٹھ بن جائے چنانچہ وہ بہروپئے سے سیٹھ بن گیا

اسی طرح جب ایک دوسرا بہروپیا سیاست دان کا بہروپ بھر کر کسی سیاستدان کے پاس گیا تو اس پر انکشاف ہوا کہ یہ سیاست دان بہروپ کے فن میں اس کا بھی باپ ہے۔ سیاست کی الف بے بھی نہیں جانتا۔ کوئی ایک ووٹ بھی اس کے پلے نہیں۔ لوگوں کی ذات برادری، فرقے اور علاقے کے جائز ناجائز مفادات کی نگرانی اور نگہبانی کا چھاپہ لگائے ہوئے ہے اور ایسے ہی دوسرے چھاپے لگانے والوں کے چھاپے الٹانے کا کام کرتا ہے۔ اور بہروپئے سیٹھوں کی طرح حاکموں سے صاحب سلامت اور "حساس اداروں" کے افسروں سے راہ و رسم رکھتا ہے یا ان کی ایجنسی چلاتا ہے اور سیاستدان کہلاتا ہے۔ تب اس بہروپئے نے بھی سوچا کہ وہ بھی نقلی بہروپ چھوڑ کر اصلی بہروپ اختیار کرے اور سیاستدان کا لبادہ اوڑھنے کی بجائے سیاستدان کے لبادے میں گھس جائے چنانچہ وہ سیاستدان بن گیا۔

یہ سلسلہ محض سیٹھوں اور سیاستدانوں تک ہی محدود نہیں رہا بہت دور تک چلا گیا۔ جو بہروپیا ڈاکٹر بن کر کسی ڈاکٹر کے پاس گیا وہ بہروپئے سے ڈاکٹر بن گیا۔ جو بہروپیا وکیل بن کر وکیل کے پاس گیا وکیل بن گیا۔ جو بہروپیا اخبار نویس بن کر کسی اخبار نویس کے پاس گیا اور یوں بہروپ کا پیشہ ختم ہو گیا۔

"گریبان" اگر سیاسی کالم بن چکا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ سیاستدانوں نے "گریبان" لکھنے شروع کر دیئے ہیں اور انہیں بیانات کی صورت میں چھاپنا اور چھپوانا شروع کر دیا ہے۔ "گریبان" میں اگر کہیں دبا دبا مزاح موجود ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چور چوری سے چلا جاتا ہے مگر ہیرا پھیری سے باز نہیں آتا چنانچہ سیاست دانوں کے بیانوں میں بھی کہیں کہیں دبی دبی سیاست مل جاتی ہے۔ اور مزاح نگاروں کے کالموں میں کہیں کہیں دبی دبی سیاست مل جاتی ہے۔ جیسے شرفاء کی زندگیوں میں کہیں کہیں دبی دبی شرافت اور دوسلو کی زندگیوں میں کہیں کہیں دبی دبی رئیسی مل جاتی ہے۔ سرمایہ داروں کی زندگیوں میں کہیں کہیں دبا دبا سرمایہ مل جاتا ہے اور زمینداروں کی زندگیوں میں کہیں کہیں دبی دبی زمینداری بھی مل جاتی ہے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون ۔ سین

نائیجیریا ـــ انتخابات

نائیجیریا کی ایک ہائی کورٹ نے صدارتی انتخابات کے نتائج کی مزید اشاعت کی ممانعت کر دی ہے۔ ایم۔ایم۔ڈی صالح وہ جج ہیں جنہوں نے ایسوسی ایشن فار بیٹر نائیجیریا کی شکایت پر یہ فیصلہ دیا۔ اس ایسوسی ایشن نے انتخابات سے پہلے بھرپور کوشش کی تھی کہ یہ انتخابات منعقد نہ کئے جا سکیں اس ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ فوجی رول قائم رہنا چاہیئے۔ اب تک نیشنل الیکشن کمیشن نے کچھ نتائج شائع کئے تھے لیکن انہیں غیر سرکاری کہا جاتا تھا اور غیر مصدقہ بھی اور یہ بات انتخابات کے قوانین کے خلاف ہے۔ ان دو پارٹیوں میں سے جن کے نمائندوں نے اس انتخابات میں حصہ لیا ان میں سے ایک یعنی نیشنل ری پبلکن کنونشن نے اس سے قبل الیکشن کمیشن سے اپیل کی تھی کہ انتخابات کے نتائج کو منسوخ کر دیں اور اسکی وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ انتخابات کے دوران بہت زیادہ دھاندلی ہوئی ہے۔

سفارت کاروں کا خیال ہے کہ الیکشن کمیشن ان نتائج کو منسوخ نہیں کرے گا۔ جو نتائج ظاہر ہو چکے ہیں ان میں سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کے مشہود ابی اولا جیت رہے ہیں۔ دوسری پارٹی کے نمائندے کا نام بشیر عثمان توفا ہے۔ یہ انتخابات ایک خاصے لمبے آمرانہ دور اقتدار کے بعد منعقد ہوئے ہیں۔ اور اگر ان انتخابات کو منسوخ نہ کیا گیا تو اس بات کا خطرہ ہے کہ فسادات شروع ہو جائیں۔

بنگلہ دیش ـــ سیلاب

بنگلہ دیش میں زیادہ بارشوں کی وجہ سے اور ہمالیہ سے پانی کی زیادہ مقدار آجانے کے باعث دریاؤں کے کنارے ٹوٹ گئے ہیں جس کے نتیجہ میں ۵۴ افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور ۱۵ لاکھ افراد پانی میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ بات زیادہ تر شمالی مشرقی علاقے سے تعلق رکھتی ہے۔ تین ضلعے جہاں پر حالات بہت زیادہ خراب ہیں وہاں رسل و رسائل کے ذرائع بہت حد تک متاثر ہو چکے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ اطلاع پہنچانا یا خورد و نوش کا سامان پہنچانا یا لوگوں کو وہاں سے نکالنا خاصا مشکل ہے۔ ریلیف ایجنسیوں نے ۲۰ ہزار کی تعداد میں افراد نکالے ہیں یا کچھ لوگ خود ہمت کر کے ادھر ادھر چلے گئے ہیں لیکن ابھی تک ہزاروں افراد ایسے ہیں جنہیں ان کے گھرے ہوئے علاقوں سے نکال کر حفاظت کی جگہ پر لے جانے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کی رہائش گاہیں پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ اس کام کے لئے فوج کو متنبہ کر دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ ایمرجنسی کی صورت میں ان لوگوں کو نکالے۔ اور انہیں خورد و نوش کا سامان پہنچائے۔ سلہٹ ایک ایسا ضلع ہے جو خاصا زیادہ متاثر ہوا ہے۔ یہاں کے حکام کا کہنا ہے کہ وہاں دس افراد یقینی طور پر اسی وقت ڈوب گئے جبکہ ایک کشتی رات کے وقت ایک دریا میں الٹ گئی۔ ان کے علاوہ ۳۵ افراد ایسے ہیں جن کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ وہ بھی ڈوب چکے ہیں یا زندہ بچ کر ادھر ادھر چلے گئے ہیں۔ مقامی لوگوں نے

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

ڈان

۹ جون ۱۹۹۳ء

انگریزی روزنامہ ڈان ۹ جون کے شمارے میں ایک اداریہ میں کہتا ہے۔

جبکہ دو دنوں میں ۲۹ کاروں کے مالکوں کو بندوق دکھا کر ان کی کاروں سے محروم کر دیا گیا ہو۔ تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کراچی کے باشندوں نے عید کی تقریب بہت اچھی طرح (خوش دلانہ) منائی۔

اس سے پچھلے ہفتے بھی ایسا ہوا کہ فوری طور پر جرائم کی رفتار بڑھ گئی اڑتالیس گھنٹوں کے عرصے میں یہ رپورٹیں موصول ہوئیں کہ پندرہ گاڑیاں چرائی گئی ہیں۔ اٹھارہ مسلح چوریاں کی گئی ہیں اور بغیر کسی اشتعال کے ایک خاتون کو قتل کر دیا گیا ہے۔ جس نے یہ کوشش کی کہ اس کی گاڑی چھینی نہ جا سکے۔ اور یہ چھیننے کی کوشش کرنے والے چار مسلح اشخاص تھے۔ وہ ایئرپورٹ جا رہی تھی۔

انتہائی حوصلہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک اوسط کلاس کی خاتون نے اپنے خاوند کا پستول مسلح ڈاکوؤں کے خلاف استعمال کیا جو اس کے گھر میں گھس آئے تھے۔ یہ آدھی رات کا وقت تھا۔ اس نے اس پستول سے ڈاکوؤں میں سے ایک کو ہلاک کر دیا لیکن جب ڈاکوؤں نے اس پر حملہ کیا تو یہ خود بھی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔ اس قسم کی لاقانونیت کی کیفیت ایک دفعہ پھر کراچی میں روزمرہ زندگی کا معمول بن گئی ہے۔ اگرچہ بہت زیادہ پولیس گشت بھی کرتی ہے۔

اپریشن کلین اپ جسے اب دو سال ہونے کو آئے ہیں وہ بھی جاری ہے۔ امن وامان کی حالت گرتی چلی جا رہی ہے حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حالات اب پہلے سے بھی زیادہ خراب ہیں۔ یعنی آج سے ایک سال پہلے سے بھی زیادہ خراب ہیں وہ رپورٹیں جو پولیس میں درج کروائی جاتی ہیں۔

مئی کے مہینے میں ان سے ظاہر ہوا کہ ۲۵ فیصد جرائم میں (گاڑی کی چوری) اضافہ ہوا ہے۔ بالمقابل گذشتہ سال کے اسی مہینے کے۔ اسی طرح مسلح چوریاں اور لوگوں کے روک لینے میں بھی اضافہ ہوا

جب مئی کے دوسرے نصف کے متعلق رپورٹوں کا مطالعہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ حالات اور بھی زیادہ بے سکونی کے تھے۔ سترہ مئی کو چودہ ۱۴ ڈاکے ڈالے گئے۔ آٹھ اس سے اگلے روز اور ایک بنک اسی قسم کے واقعہ کا شکار ہوا۔ جس کے دروازے توڑ کر رات کے وقت ڈاکو اندر گھس گئے اور اس کے سٹرانگ روم کا بالکل صفایا کر گئے۔ ایک اور ناقابل یقین واقعہ میں ڈاکوؤں نے اپنی کار ایک پولیس آفیسر کی جیپ میں دے ماری۔ وہ دراصل انکو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا تو یہ لوگ ایک بیوہ کے گھر چوری کرنے کے لئے چلے گئے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ حکام سخت دل ہو گئے ہیں اور اپنے کام سے غافل۔ ۲۹ مئی کو پولیس نے مناسب ایکشن لے کر بس کو ہائی جیک ہونے سے بچا لیا۔ یہ واقعہ پاکستان سٹیل شہر کے پاس وقوع پذیر ہوا۔ ڈاکوؤں کے ایک اڈے پر چھاپہ مارنے سے ان کا سرغنہ پکڑا گیا اور وہاں سے خاصی تعداد میں چرایا ہوا سامان بھی ملا۔ سی۔ آئی۔ اے یعنی کرائم انوسٹیگیشن ایجنسی کراچی نے بتایا ہے کہ تیس ۳۰ چرائی ہوئی گاڑیاں قبضے میں لے لی گئی ہیں جنہیں مختلف جگہوں تک پہنچا دیا گیا تھا۔ ایک گروہ جو زیورات چرانے میں مہارت رکھتا ہے اس کا پیچھا کیا گیا اور اسے پکڑ لیا گیا۔ بہرحال جب دونوں باتوں کا مقابلہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ مجرم لوگوں کی پوزیشن زیادہ بہتر ہے۔ بہ نسبت ان لوگوں کے جو قانون لاگو کرنے والے ہیں۔ سب سے بری بات تو یہ ہے کہ پولیس اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتی کہ وہ ان لوگوں کی مدد کے لئے آئے جنہیں ڈاکوؤں نے روک رکھا ہوتا ہے اور جنہیں لوٹ لینا ان کی غرض ہوتی ہے اور اس طرح لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس لگتی ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اپنی پوری اہلیت کا اظہار نہیں کرتے۔ جرائم کے بہت سے واقعات کی رپورٹنگ نہیں ہوتی کیونکہ جو ان جرائم کا شکار ہوتے ہیں وہ اس بات سے خوفزدہ رہتے ہیں کہ پولیس کے حکام انہیں ہراساں کرتے رہیں گے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کی وجہ سے یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ مجرموں کا اور قانون نافذ کرنے والوں کا آپس رابطہ ہو۔

باقی صـ۶ پر

DAWN

Crime on the rise

WITH 29 car-owners deprived of their vehicles at gun point within two days, the Karachiites cannot be said to have had a very festive Eid. In the preceding week, too, there had been a sudden spurt in crime. Within a span of 48 hours, there were reports of the theft of 15 vehicles, 18 armed robberies and the cold-blooded murder of a woman who attempted to resist the snatching of her car by four armed persons while she was driving to the airport. Displaying extraordinary courage, a middle-class housewife used her husband's revolver to challenge armed robbers who had broken into her home in the middle of the night; she managed to kill one of them but was herself gunned down when the other intruders fired back. This sort of lawlessness is once again becoming a part of life in Karachi. Despite intensive patrolling by the police and the Operation Clean-up, which is now in its second year, the law and order situation continues to deteriorate. In fact, conditions appear to be worse now than what they were a year ago. Reports lodged with the police in the month of May revealed an increase of 25 per cent in vehicle thefts over the corresponding month last year. Similarly, armed hold-ups and robberies registered an upward swing. A random survey of reports appearing in the Press in the second half of May indicated a most disquieting state of affairs: 14 cases of robbery on May 17 alone, eight the following day, and a bank broken into during the night and its strong-room cleaned out. In an incredible instance, an armed gang defiantly rammed their car into the jeep of a police official who tried to intercept them, and went on to burgle the house of a widow.

This is not to suggest, however, that the authorities have been entirely callous or unresponsive. There was the timely action on May 29 when a mobile police patrol thwarted the hijacking of a bus and looting of its passengers near the Pakistan Steel township. The police raid on a dacoits' den led to the arrest of the gang leader and recovery of a substantial quantity of stolen property. The CIA (crime investigation agency), Karachi, reported the recovery of 30 stolen cars which had been removed to various places upcountry. A gang which specialised in looting jewellers' shop was tracked down and rounded up. On balance, however, the criminals appear to be getting the better of the law enforcers. What is worse, instances of apparent unwillingness of the police to come to the aid of victims of hold-ups or robberies have been frequent and continue to undermine the citizens' confidence in the integrity, will or the capacity of the law enforcement agencies. Many cases of crime go unreported because the victims apprehend harassment by the concerned police officials. Which also suggests a possible link between the criminals and the law-keepers in many cases. Occasionally, senior police officials try to discipline the errant members of their force. But the truth is that a demotion here, a suspension there or a transfer elsewhere simply does not have the necessary chastening effect. Nothing short of a thorough shake-up of the police set-up, including exemplary punishment for dereliction of duty, serious lapses or collusion with criminal elements would do. In particular, the high-ups in the set-up must be held accountable for failure to stem the rising tide of crime in Karachi.

The people of Karachi, as elsewhere in Sindh, deserve to feel more secure than they do now. The Sindh Operational Committee, which includes the Chief Minister and the Corps Commander, was set up to oversee the progress of the Operation Clean-up. It has apparently not met for several months. The continuing political uncertainty in the province may have been one reason. But even that is a poor explanation for apathy and inaction in the face of a downhill slide in the crime situation in Karachi. The condition in the interior of Sindh is by and large reassuring. But the people of Karachi are beginning to dread a relapse into the situation of 1990-91 when terror, violence and insecurity had made life a living nightmare. Brave words of assurance uttered by the Chief Minister or other high-ups cannot create the requisite trust and confidence in the administration's will and ability to improve the situation unless they are matched by action. Going by the experience so far, the army-led Operation Clean-up, which was meant to stamp out crime and lawlessness in Sindh, has not exactly been a resounding success. Only when the lowliest in society feel that their life, honour and property are secure can one say that the government is minding its primary duty — that of maintaining law and order with a firm hand.

DAWN WEDNESDAY, JUNE 9, 1993

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک چھوٹی سی بات

مکرم مبارک احمد صاحب طاہر ربوہ سے لکھتے ہیں:

گذشتہ دنوں ایک ضروری دفتری کام کے سلسلہ میں خاکسار مکرم سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید کے دفتر میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ اسی دوران دفتر کے ایک کارکن نے مکرم سیال صاحب سے ملاحظہ کے لئے بعض ضروری کاغذات پیش کئے اور ہدایات حاصل کیں۔ اس کارکن کو کاغذات واپس دیتے وقت مکرم سیال صاحب نے ایک سبق آموز واقعہ سنایا جو ہم سب کے فائدے کے لئے ایک راہ نما اصول ہے۔ لہذا قارئین الفضل کی خدمت میں پیش ہے۔

آپ نے بتایا کہ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ ابھی مسند امامت پر متمکن نہیں ہوئے تھے اور مکرم سیال صاحب کو وقتاً فوقتاً حضور پر نور کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملتا تھا۔ اسی قسم کے ایک موقعہ پر جناب سیال صاحب نے حضور کے ملاحظہ کے لئے بعض کاغذات خدمت عالیہ میں پیش کئے۔ بعد ملاحظہ جب حضور کاغذات واپس کرنے لگے تو اہتمام کے ساتھ اپنے دائیں ہاتھ سے مکرم سیال صاحب کے دائیں ہاتھ میں پکڑائے اور تاکیداً ارشاد فرمایا کہ کوئی چیز لیتے وقت یا دیتے وقت ہمیشہ دائیں ہاتھ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسی میں برکت ہے۔

یہ بات تو چھوٹی سی ہے۔ نہ اس پر کچھ خرچ اٹھتا ہے نہ اضافی طاقت استعمال ہوتی ہے مگر ہے باعث ثواب۔

کیا ہی اچھا ہو اگر ہم اس طریق کی سب کو نصیحت کریں۔ اور اسے روزمرہ کی زندگی میں رائج کریں خاص طور پر ہمارے جماعتی دفاتر میں کام کرنے والے احباب تو اس پر عمل کرکے روزانہ ڈھیروں برکات اور ثواب حاصل کر سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی بجا لانے کی توفیق دے اور ہماری زندگیوں کو دینی تعلیمات کا ایک عمدہ نمونہ بنا دے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضروری دیں۔

آپ کا خط ملا

مکرم قریشی محمد کریم صاحب باغبانپورہ لاہور سے لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ آپ سب مخلصین خیریت سے ہوں گے۔ الفضل کا روزانہ جس شدت سے انتظار ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ہمارے ہاں ہاکر کے ذریعہ الفضل صبح صبح ناشتے کے وقت آتا ہے۔ بیگم صاحبہ کو اکثر شکوہ رہتا ہے کہ ناشتہ تو تسلی سے کرلیں۔ لیکن ایک ہاتھ میں الفضل ہوتا ہے اور دوسرے ہاتھ میں ناشتہ۔

"ایک چھوٹی سی بات" تو آپ اکثر تحریر فرماتے ہیں۔ خاکسار اسی ضمن میں "ایک بہت بڑی بات" کے تحت کچھ عرض کرنا چاہتا ہے سب سے پہلے تو خاکسار کی طرف سے مکرم حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور مولانا دوست محمد شاہد صاحب کو انٹرنیشنل مین آف دی ائیر کا اعزاز ملنے پر الفضل کی معرفت مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میں یہ الفاظ دل کی گہرائیوں سے پیش کر رہا ہوں۔ یہی جذبات تمام جماعت کے ہیں۔ امید ہے کہ الفضل سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں جس کی معرفت ان معززین تک رسائی ہو سکے۔ یہ ایک چھوٹی سی بات نہیں ہے یہ ہمارے لئے "ایک بہت بڑی بات" ہے۔ مذہبی دنیا میں جو ان حضرات کا مقام ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ مادی دنیا میں عالمی سطح پر اعتراف بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت سلطان القلم کی جماعت میں وہ گوہر نایاب ہیں۔ جن کی اصل حیثیتوں کو آخر کار قبول کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ان اعزازات کا حصول ہم سب کے لئے بابرکت بنائے اور انہیں انسانیت کی مزید خدمات کا موقعہ عطا فرمائے۔

میری طرف سے آپ کو بہت بہت سلام اور دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: صد ۳

تمام اجزاء پھر بے جان ہو جاتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مقدر کر رکھا ہے کہ اس کی وہ ترقی یافتہ حالت جو مٹی سے بننے کے بعد اس نے حاصل کی تھی۔ ایک مستقل حیثیت قائم رکھتی ہے۔ اور اس حیثیت کو اللہ تعالیٰ کسی وقت پھر نمایاں کرے گا اور انسان پھر ایک اور زندگی حاصل کرے گا جس میں اسے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ انسان کی پیدائش قرآن کریم کی رُو سے فوری اور ایک وقت میں نہیں ہوئی۔ بلکہ جس وقت سے کہ کائنات کی پیدائش کا اللہ تعالیٰ نے انتظام کیا اسی وقت سے اس نے انسان کی پیدائش کی بنیاد رکھی۔ اور مختلف اوقات میں ترقی دیتے دیتے زمین سے نکال کر اسے بڑھایا اور انسانی شکل اسے دی اور شعور اور عقل اسے بخشی۔

بقیہ: صد ۴

پولیس کو بتایا کہ انہوں نے ۳۴ لاشیں مانو دریا کے پانی میں تیرتی ہوئی دیکھیں کہا جاتا ہے کہ جب مزید شدید بارشیں ہوئیں اور دریا پانی سے مکمل طور پر بھر گئے حالانکہ ان میں پہلے ہی بہت زیادہ پانی تھا تو حالات اور زیادہ خراب ہو گئے۔ حکومت اور والینٹری ایجنسیوں نے ریلیف کا کام شروع کیا ہوا ہے اور ان کی کوشش ہے کہ سلہٹ، ہادی گنج اور مولوی بازار کے اضلاع میں ہر صورت میں ان لوگوں کو نکالا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ ہفتے ۱۵ افراد اس وقت مارے گئے جبکہ ان کے مکان تیز سیلاب میں بہہ گئے۔

بقیہ: صد ۵

بعض اوقات پولیس کے حکام پولیس کے غلط کاروں کی اصلاح کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن یہ کہ کسی کو اس کے درجے سے نیچا کر دیا جائے یا کسی کی ترقی روک دی جائے یا کسی کو تبدیل کر دیا جائے مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پولیس کے سیٹ اپ کو پوری طرح جھنجھوڑا جائے۔ اور اس جھنجھوڑنے میں مثالی سزائیں بھی شامل ہونی چاہئیں ان لوگوں کے لئے جو غلط کار ہیں اور اپنے فرائض کو پورے طور پر انجام نہیں دیتے یا مجرم عناصر کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں۔ خاص طور پر اس سیٹ اپ میں بڑے لوگ محاسبے کی زد میں آنے چاہئیں۔ کراچی میں جرائم کا یہ ٹائیڈ رک کیوں نہیں رہا۔ کراچی کے لوگ جیسا کہ سندھ کے دوسرے حصوں کے لوگ بھی اس بات کے مستحق ہیں کہ انہیں تحفظ کا احساس ملے۔ یعنی اس سے زیادہ تحفظ کا احساس ملے۔ جتنا کہ اب مل رہا ہے۔ سندھ اپریشنل کمیٹی جس میں چیف منسٹر بھی شامل ہیں اور کور کمانڈرز بھی اس لئے تشکیل دی گئی تھی کہ اپریشن کلین اپ کو سپروائز کرے۔ یہ کئی مہینوں سے اپنا اجلاس منعقد نہیں کر سکی جو سیاسی حالات چل رہے ہیں اور جن میں صوبے میں غیر یقینی پائی جاتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس کمیٹی کا اجلاس نہ بلائے جانے کی ایک وجہ ہو۔ لیکن یہ ایک بہت ہی کمزور وضاحت ہوگی۔ یہ بتانے کے لئے کہ اس سلسلے میں کوئی کارروائی کیوں نہیں کی جا سکی جبکہ یہ بات نظر آرہی ہے کہ جرائم کراچی میں پہلے کی نسبت بڑھ رہے ہیں۔ جہاں تک اندرون سندھ کا تعلق ہے وہاں پر ایک بہت حد تک امن و امان ہو چکا ہے لیکن کراچی کے لوگ ایک دفعہ پھر خطرہ محسوس کر رہے ہیں کہ ۱۹۹۰ء۔۱۹۹۱ء کی حالت واپس آ رہی ہے۔ جب دہشت تشدد اور غیر یقینی نے زندگی کو ایک ڈراؤنا خواب بنا دیا تھا۔ چیف منسٹر نے دلیرانہ بڑے بہادرانہ الفاظ کہے ہیں۔ وزیر اعظم یا دیگر بڑے حکام کی یقین دہانی کے الفاظ لوگوں کے دلوں میں سکون پیدا کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ یہ الفاظ انہیں اعتماد نہیں دیتے۔ اور عوام الناس ان سے یہ نہیں سمجھ سکتے کہ حالات واقعی ٹھیک ہو جائیں گے اب تک کا تجربہ بتاتا ہے کہ فوج کا کلین اپ اپریشن جس کا مقصد یہ تھا کہ جرائم کو روکا جائے اس کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے پوری طرح تسلی بخش حالت پیدا کر دی ہے۔ یہ دھوم دھڑکے والی کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ جب تک معاشرے میں چھوٹے سے چھوٹا آدمی یہ محسوس نہ کرے کہ اس کی جان اس کی عزت اور اس کا مال و منال محفوظ ہے اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ حکومت اپنی بنیادی ذمہ داری کو پوری طرح نبھا رہی ہے۔ اور یہ ذمہ داری امن و امان قائم رکھنے کی ہے اور اسے ایک مضبوط ہاتھ ہی سے قائم رکھا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان تقریب شادی

○ مکرم وسیم احمد ملک صاحب ابن ملک محمد عبداللہ صاحب آف لاہور کی شادی لاہور میں ۳ اپریل کو منعقد ہوئی۔ اس سے قبل ان کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور نے دارالذکر میں مورخہ ۱۲ مارچ کو مکرمہ ثمینہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم قاضی رشید الدین صاحب سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ مکرم میر عبدالباسط صاحب جرمنی میں بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے

○ مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک نمبر ۱۸۴/۷ ضلع بہاولنگر کی بائیں ٹانگ کی ہڈی موٹر سائیکل کے ایک حادثہ میں ۱۰ جون کو ٹوٹ گئی ہے۔ اور ٹانگ پر پلستر چڑھا ہوا ہے۔

○ مکرم محمد سعید صاحب اور مکرم مبارک عتیق صاحب خلیل آباد ضلع کوٹلی آزاد کشمیر بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

تبدیلی نام

میں نے اپنے بیٹے ناصر ودود ولد منیر عالم کا نام بشیر الدین ناصر احمد رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جاوے۔

والدہ بشیر الدین ناصر احمد
دارالنصر شرقی ۲۹/۱۹، ربوہ

اعلان دارالقضاء

(محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم چوہدری عبدالجلیل خان صاحب)

○ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری عبدالجلیل خان صاحب سکنہ مکان نمبر ۱۹/۲۲ محلہ دارالرحمت شرقی الف ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کا پلاٹ نمبر ۱۹/۲۲ دارالرحمت شرقی ربوہ میرے بیٹے عزیزم عبدالشکور جاوید کے نام اور دوسرا پلاٹ ۲۰/۲۲ دارالرحمت شرقی ربوہ میری دو بیٹیوں عزیزہ رشیدہ بشریٰ اہلیہ مکرم رانا عبدالغفار خان صاحب آف سرگودھا اور عزیزہ راشدہ شہناز اہلیہ مکرم محمد یوسف باجوہ صاحب ربوہ کے نام نصف نصف منتقل کیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ — بیوہ
۲۔ مکرم عبدالشکور جاوید صاحب — بیٹا
۳۔ محترمہ رشیدہ بشریٰ صاحبہ — بیٹی
۴۔ ″ راشدہ شہناز صاحبہ — بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

ناظم دارالقضاء ربوہ

بقیہ: ص۱

خواہش مند احباب اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش سے درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجیں یا خود آکر ملیں۔

صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی
ضلع شیخوپورہ۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۹۲۱ میں خاور پاشا ولد شیخ عبدالقادر صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر [illegible] بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۱-۹۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ "کوئی نہیں ہے" اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خاور پاشا A-136 بلاک نمبر 17 فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ عمران احمد قمر وصیت نمبر ۲۷۲۹۹

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

وکالت وقف نو کی طرف سے سرکولر ہے کہ لجنات اماء اللہ کی طرف سے کوئی شعبہ وقف نو مقرر نہ کیا جائے۔ صدر لجنہ اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی زیر ہدایت نگرانی کام کروا سکتی ہیں۔ لیکن یہ کام لجنہ کا نہیں ہوگا۔ سلسلہ کے ایک کارکن کی حیثیت سے ہوگا اور جو ہدایات مردوں کی طرف سے انکو ملیں انکی تعمیل کی کوشش کریں۔

(نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ پاکستان)

ضروری اعلان

میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ چند ایک نقشہ جات زیر التوا ہیں۔ اور عوام الناس کو دیگر مسائل کا بھی سامنا ہے۔

بذریعہ اشتہار ہذا عوام الناس کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اگر ان کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو وہ مجھے براہ راست ملیں۔

المشتہر
نمبر 465 — سید محمد نواز شاہ
تاریخ 22/6/93 — چیئرمین بلدیہ۔ ربوہ

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ۔ کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶ — ۷۷۲۴۶۰۷ — ۷۷۲۴۶۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۴ جون۔ رات معمولی چھینٹے پڑنے اور تیز ہوا چلنے کے بعد صبح موسم خوشگوار ہوگیا۔ آج بادل چھائے ہوئے ہیں۔

○ ربوہ میں رات قریباً ۳ بجے سے تادم تحریر ۱۲ بجے دن بجلی بند ہے۔

○ پی ڈی اے نے قومی اسمبلی میں آٹھویں ترمیم پر غور کرنے والی کمیٹی کو تسلیم کر لیا ہے تاہم احتجاج کیا ہے کہ سپیکر نے کمیٹی قائم کرنے اور اس کی کارروائی کی معیاد مقرر کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے۔ پی ڈی اے نے کمیٹی کے لئے تین نام بھجوائے ہیں۔ یہ نام مسٹر افضل خان۔ اعتزاز احسن اور پروفیسر علی شاہ ہیں۔ پی ڈی اے کے مسٹر فاروق لغاری نے یہ بھی کہا کہ پختون خواہ قومی پارٹی، جمہوری وطن پارٹی اور ریفارمز گروپ سے بات چیت نہیں کی گئی سب کو اعتماد میں لیا جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ جے یو پی کے مسٹر قیوم جتوئی اور سپاہ صحابہ کے اعظم طارق کی طرف سے بھی کمیٹی میں شمولیت کی خواہش ظاہر کی گئی۔ فاضل سپیکر نے کہا کہ مجھے کمیٹی میں توسیع کرنے یا وقت بڑھانے پر کوئی اعتراض نہیں۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ذوالفقار علی مگسی نے بتایا ہے کہ اغوا شدہ چینی انجینئروں کو افغانستان بھجوا دیا گیا ہے چینی انجینئر جس زمین پر کام کر رہے تھے ملزموں کا اس زمیندار سے جھگڑا تھا۔

○ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ فرانس نے پاکستان کو ساؤنڈنگ ٹیکنالوجی فراہم کر دی ہے جس سے اب پاکستان ۸۰۰ کلومیٹر دور تک مار کرنے والا خطرناک میزائیل تیار کر سکتا ہے۔ اس میزائیل پر ۵۰۰ کلوگرام وزنی ایٹمی اسلحہ بھی نصب کیا جا سکتا ہے

○ پارلیمنٹ کا ایک مشترکہ اجلاس جلد ہو رہا ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوگا جس میں صدر کے مواخذہ کے لئے طریق کار کو واضح شکل دی جائے گی۔ اس کے علاوہ صوبوں اور مرکز کے درمیان تنازعات پر بھی بحث ہو گی۔

○ لاہور ہائیکورٹ کے فل بنچ نے کچھ کارروائی بند کمرے میں بھی کی۔ اس میں گورنر کی مصروفیات پیش کی گئیں دریں اثناء فل بنچ نے حکومت پنجاب کی وہ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ مزید گواہ طلب نہ کئے جائیں۔

○ صدر نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو یقین دلایا ہے کہ سیاسی بحران کے حل کے لئے وہ ضروری آئینی اقدامات کریں گے۔

○ خصوصی عدالت نے سابق وزیر اعلیٰ سمیت ۲۱ اراکین پنجاب اسمبلی کو سیکرٹری پنجاب اسمبلی چوہدری حبیب اللہ کے اغوا کیس میں مفرور قرار دے دیا ہے۔

○ تہران میں پردے کی خلاف ورزی پر ۱۰۰ عورتوں کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا۔

○ پانچ اسلامی ملکوں نے "بوسنیا بچاؤ" کے نام سے ایک گروپ قائم کر لیا ہے۔ اس میں پاکستان، مصر، سینیگال، ایران اور ملائشیا شامل ہیں۔ پاکستان نے سلامتی کونسل میں بوسنیا کو ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی ختم کرنے کی قرارداد بھی پیش کر دی ہے۔

○ بھارت کے ایک شخص نے الزام لگایا ہے کہ اس نے بھارتی وزیر اعظم کو ایک کروڑ روپے دیئے تھے۔

○ برطانوی وزیر اعظم جان میجر نے اس الزام کی تردید کی ہے کہ انہوں نے گذشتہ انتخابات میں سعودی عرب سے لاکھوں ڈالر لئے تھے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے سیکرٹری کے اغوا کی تحقیقات فوج کروائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر چوہدری حبیب اللہ کے اغوا کا الزام ثابت ہوجائے تو استعفےٰ دے کر قوم سے معافی مانگوں گا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عدالتی کمیشن کی نگرانی میں فوج کی ایجنسیاں سیکرٹری اسمبلی کے اغوا کا سراغ لگائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم سیکرٹری اسمبلی کو اس لئے بازیاب نہ کرا سکے کہ وہ جہاں تھے وہاں رینجرز تعینات تھے۔ ہم مرکزی حکومت سے مقابلہ کرنا نہیں چاہتے

بقیہ

○ دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ سرحد پر بھارتی فوجوں کا اجتماع تشویشناک ہے۔ اگرچہ جھڑپیں روز کا معمول ہوتی ہیں لیکن تازہ ترین صورتحال واقعی غور طلب ہے۔ حکومت اس کی تفصیلات حاصل کر رہی ہے۔

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دستوں، دانت نکالنے کی تکالیف اور چڑچڑاپن وغیرہ کیلئے بچوں کا ٹانک قیمت Rs ۱۲/- لٹریچر مفت۔

کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں

ہر قسم ڈِش انٹینا خریدنے کیلئے

قیمت ۱۳۵۰۰/- ڈش ۱۲ فٹ مع مکمل فٹنگ

نیو محمود ٹیلیویژن

۲۱۔ ہال روڈ۔ لاہور

فون: ۳۵۵۴۲۲ - ۷۲۲۶۵۰۸

ہر سائز، ہر قسم فریج، ڈیپ فریزر، ٹی وی، واشنگ مشین بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

عثمان الیکٹرونکس

۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور پر تشریف لائیں۔

فون نیا: ۷۲۲۳۲۰۴، ۷۲۳۱۶۸۰، ۷۲۳۱۶۸۱

فون پرانا: ~~۲۲۳۲۰۴، ۲۳۱۶۸۰، ۲۳۱۶۸۱~~

ڈِش انٹینا کے لئے رابطہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کیا جاوے

WAZ SATELLITE SYSTEMS

بہترین ریسیور اور ڈش انٹینا قیمت 15000/-

دفتر ۳۰۲۴ فون نمبر دفتر ۲۶۴۴

رہائش ۳۰۲۴

رابطہ: میاں حفیظ احمد۔ احمدیہ منزل وزیر آباد۔ موتی بازار ضلع گوجرانوالہ

راولپنڈی رابطہ: میاں نصیر احمد میاں سعید احمد۔ وقت بعد نماز عشاء فون نمبر ۴۲۹۷۷۱

خوشخبری گروپ ٹریول

لندن جانے والے دوستوں کیلئے۔ کراچی سے لندن سے کراچی

کا ارزاں ترین ٹکٹ حاصل کرنے کا بہترین موقعہ۔ ۱۰ جولائی تک بکنگ کروائیں

ان دوستوں کیلئے ۲ دن کا لندن سٹی ٹور مفت کروایا جائے گا

آپ کی خدمت۔ ہمارا نصب العین

تفصیلات اور رابطہ کیلئے:۔ لطیف الرحمان

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

کمرہ نمبر 14-7-6 ہوٹل مڈ ایسٹ داؤد پوتا روڈ۔ کراچی کینٹ سٹیشن

فون: ۵۲۲۳۰۱، ۵۶۸۱۹۲، ۵۱۵۱۶۱، ۵۲۲۶۵۱، ۵۱۵۲۰۹ - ۵۲۹۶۲۴

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329

اکسیر موٹاپا ۲۵/- | ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/- | دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/- | زد جام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/- | اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/- | کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/- | سفوف اکسیر شوگر ۲۵/- | جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار۔ ربوہ